22387 ـ ايك مسافر نے جمع تقديم كى اور دوسرى نماز كا وقت شروع ہونے سے قبل اپنے شہر واپس آ گيا

سوال

ميں جب سفر ميں ہوتا ہوں اور ظہر عصر يا مغرب عشاء جمع تقديم كر كے ادا كرتا ہوں، ليكن بعض اوقات اچانك ايسا ہو جاتا ہے كہ دوسرى نماز كى اذان كے وقت سے قبل ہى اپنے شہر واپس پلٹ آتا ہوں، يا اذان كے كچھ دير بعد، تو كيا مجھے دوبارہ فرض ادا كرنا ہونگے، يا كہ دونوں حالتوں ميں سفر كے اندر جمع تقديم اور نماز قصر كرنے سے اس كى ادائيگى ساقط ہو جائيگى ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

سفر كى رخصت ميں ظہر و عصر، اور مغرب و عشاء كے مابين جمع تقديم يا جمع تاخير شامل ہے.

نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے اپنے سب سفروں ميں ہميشہ نماز جمع نہيں كى، بلكہ بعض اوقات جمع فرماتے، اور بعض اوقات جمع نہيں كرتے تھے بلكہ ہر نماز اس كے وقت ميں ادا كرتے.

اسى ليے علماء كرام كا كہنا ہے:

مسافر كے ليے افضل يہ ہے كہ وہ نمازيں جمع نہ كرے، ليكن ضرورت كے وقت يعنى جب ہر نماز وقت ميں ادا كرنے ميں مشقت ہو تو وہ جمع كرسكتا ہے، اگرچہ جمع كرنے كى رخصت ہر مسافر كے ثابت ہے.

ديكھيں: المغنى (3 / 131) الشرح الممتع (4 / 550 ـ 553).

اور جب سفر ہو تو جمع كرنے كى رخصت پر عمل كرنا جائز ہے، چاہے اسے علم بھى ہو كہ وہ دوسرى نماز كا وقت نكلنے يا وقت شروع ہونے سے قبل اپنے شہر پہنچ جائيگا، كيونكہ دلائل سے ثابت ہے كہ مسافر كے ليے نماز جمع كرنا جائز ہے، چنانچہ جب تك وہ مسافر ہے اسے نماز جمع كرنے كا حق ہے.

امام نووى رحمہ اللہ تعالى نے " المجموع "

میں علماء کرام کا اختلاف ذکر کرتے ہوئے دو قول ذکر کیے ہیں کہ جب مسافر جمع تقدیم یا جمع تاخیر کرے اور پھر وہ اقامت اختیار کرلے تو کیا اس کی جمع باطل ہو جائیگی، اور دوسری نماز وقت کے دوران اس پر لوٹانا واجب ہو گی یا نہیں ؟

پھر امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

دونوں میں صحیح قول یہ ہے کہ جمع باطل نہیں ہوتی، جیسا کہ اگر کسی نے نماز قصر کی اور پھر مقیم ہو گیا. اھـ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ

دیکھیں: المجموع للنووی (4 / 180).

موفق ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی " المغنی " میں کہتے ہیں:

" اور اگر وہ پہلی نماز کے وقت میں نماز ادا کر لے اور پھر نماز سے فراغت کے بعد دوسری نماز کا وقت شروع ہونے سے قبل عذر زائل ہو جائے تو اس کی نماز ہو جائیگی، اور دوسری نماز اس کے وقت میں ادا کرنی لازم نہیں ہوگی؛ کیونکہ اس کے ذمہ جو نماز تھی اس نے صحیح ادا کی ہے، اور وہ بری الذمہ ہو چکا ہے چنانچہ اس کے بعد دوبارہ اس کے ذمہ نہیں ہو گی.

اور اس لیے کہ اس نے عذر کی حالت میں فرض ادا کیے ہیں، چنانچہ عذر زائل ہونے کے بعد باطل نہیں ہونگے، جیسے کہ تیمم کرنے والا شخص جب نماز سے فارغ ہونے کے بعد پانی حاصل کر لے " اھـ

دیکھیں: اللمغنی ابن قدامہ (3 / 140).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك مسافر نے ظہر اورعصر کی نماز جمع تقدیم کر کے ادا کی اور اسے علم تھا کہ وہ اپنی اقامت والی جگہ عصر کی نماز سے قبل پہنچ جائیگا کیا اس کا یہ عمل جائز ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا:

جی ہاں یہ جائز ہے، لیکن اگر اسے علم تھا یا اس کا ظن غالب یہ تھا کہ وہ نماز عصر سے قبل پہنچ جائیگا، تو اس کے لیے افضل ہے کہ وہ جمع نہ کرے کیونکہ اس وقت جمع کرنے کی کوئی حاجت و ضرورت نہیں. اھـ

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن عثیمین (15 / 422).

مستقل فتوی کمیٹی سے بنفسہ یہی مسئلہ دریافت کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

" ..... اور اگر آپ نے اپنے سفر میں عشاء کی نماز مغرب کے ساتھ جمع اور قصر کر کے ادا کی تو اس میں کوئی حرج نہیں، اگرچہ آپ عشاء کے وقت پہنچ جائیں " اھـ

دیکھیں: فتاوى اللجنة الدائمة لبحوث العلمية والافتاء (8 / 152).

واللہ اعلم .